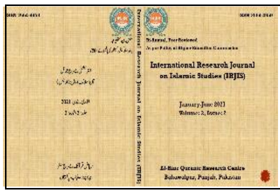

International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print), ISSN 2710-3749 (Online)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com
E-Mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة کی جلد دوم میں موجود "حسن لغیرہ" روایات کا تحقیقی جائزہ

A Research Review of "Hassan Leghairihi" Haditiths in 2nd Volume of "Silsilah al-Ahadith al-Daeefah wal Maudooah"

1. Anwar ul Haq,
Ph.D. Scholar,
Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email: anwarulhaq931@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-9966-4813

2. Dr. Muhammad Shahid, (Corresponding Author)
Assistant Professor & Incharge, Department of Hadith & Hadith Sciences,
Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan
Email: shahid_edu98@yahoo.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-7178-5963

To cite this article: Anwar ul Haq and Dr. Muhammad Shahid. 2022. "سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة کی جلد دوم میں موجود "حسن لغیرہ" روایات کا تحقیقی جائزہ: A Research Review of "Hassan Leghairihi" Hadiths in 2nd Volume of "Silsilah al-Ahadith al-Daeefah wal Maudooah". International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS) 4 (Issue 2), 94-108

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 4 || July - December 2022 || P. 94-108
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/urdu-4-2-9/
DOI:	https://doi.org/10.54262/irjis.04.02.u9
Journal Homepage	www.islamicjournals.com & www.islamicjournals.com/ojs
Published Online:	30 December 2022

License:	This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)

Abstract:

Shaykh Nasir-Ud-Din Al-Albani (may God bless him and grant him peace) is a great Muhaddith of the recent past who has re-evaluated the validity and invalidity of hadiths. He has collected the valid hadiths in his book Silsilah al-Ahadith al-Sahihah, while invalid hadiths in his book Silsilah al-Ahadith al-Daeefah. There are some Hadiths in Shaykh's book Silsila Al-Ahadith Al-Daeefah, whose Follow-ups (Motabiat) and Evidence (Shawahid) are present in the books of Hadith. According to Muhadditheen, if a Daeef Hadith is supported by Follow-ups and Evidence, then it reaches the level of Hasan. In this article, the Hadiths of the second

volume of Silsilah Al-Ahadith Al-Daeefah are discussed, which in our opinion, based on Follow-ups (Motabiat) and evidence (Shawahid), reach from Daeef to Hasan.

Keywords: Hasan, Daeef, Silsilah al-Ahadith al-Daeefah, Motabiat, Shawahid

شیخ البانی نے اپنی کتاب "سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة "میں احادیث پر صحت وضعف کا حکم لگاتے ہوئے ضعیف اور موضوع احادیث کو الگ جمع کیا ہے۔ ان ضعیف اور موضوع روایات میں سے کچھ ایسی بھی ہیں جن کے متابعات وشواہد موجود ہیں جن کی بناء پر ان روایات کو حسن لغیرہ روایات کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔ اس مقالہ میں شیخ البانی رحمہ اللہ کے سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة کی جلد دوم کی ان روایات کا تحقیقی جائزہ پیش کیا جائے گا جو متابعات یا شواہد کی بناء پر ہماری رائے میں حسن لغیرہ قرار دی جاسکتی ہیں۔ ذیل میں محدثین کے ہاں حدیث حسن کی تعریف، اقسام اور حیثیت ذکر کی جاتی ہے۔

1. حدیث حسن کا مفہوم:

محدثین عظام نے کئی جہات کو سامنے رکھتے ہوئے حدیث حسن کی تعریف کی ہے ۔ ابن الصلاح نے یہ تعریف کی ہے "الحَدِيثُ الَّذِي فِيهِ ضَعْفٌ قَرِيبٌ مُحْتَمَلٌ هُوَ الحَدِيثُ الحَسَنُ، وَيَصْلُحُ لِلْعَمَلِ بِهِ "حدیث حسن وہ حدیث ہے جس میں معمولی درجہ کا ضعف ہو اور متحمل بالصحت ہو اور یہ عمل کے قابل ہو گی[1]۔ علامہ طیبی نے لکھا ہے کہ "فلو قيل: هو مُسند مَن قَرُبَ من درجة الثقة، أو مُرسَل ثقة ورُوِي كلاهما من غير وجه، وسَلِم عن شُذُوذٍ وعِلَّة، لكان أجمع وأبعد من التعقيد" اگر یہ کہا جائے کہ وہ مسند حدیث جو درجہ ثقاہت کے قریب ہو یا ثقہ مرسل ہو اور دونوں مختلف طرق سے مروی ہوں اور شذوذ وعلت سے محفوظ ہو تو وہ جامع ہو گی اور تعقید سے مبرا ہو گی[2]۔ علامہ خطابی کہتے ہیں کہ "الحسن ما عرف مخرجه واشتهر رجاله[3]"یعنی وہ حدیث جس کا مخرج معروف ہو اور رجال مشہور ہو حدیث حسن کہلاتا ہے۔

2. حدیث حسن کی اقسام

ابن حجر نے حدیث حسن کی دو اقسام کا تذکرہ کیا ہے۔ ایک حسن لذاتہ اور دوسری قسم حسن لغیرہ[4]۔

- حدیث حسن لذاتہ کا مفہوم

ابن حجر کے ہاں وہ حدیث جس میں راوی کا ضبط ناقص ہو لیکن صحیح کی تعریف مین بیان کردہ جملہ شرائط موجود ہوں تو وہ حسن لذاتہ ہو گی[5]۔

- حدیث حسن لغیرہ کا مفہوم

ابن حجر نے حسن لغیرہ کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے "وإِنْ قامَتْ قرينةٌ تُرَجِّحُ جانِبَ قَبولِ مَا يُتَوَقَّفُ فيهِ فهُو الحسنُ أيضاً لكنْ لا لذاتِهِ" اگر متوقف فیہ حدیث کی قبولیت پر کوئی قرینہ قائم ہو جائے تو وہ حدیث بھی حسن ہو گی لیکن لغیرہ کہلائے گی[6]۔ ایسی روایت

1 Ibn e Salah, Usmān bin Abdul Rahmān (d. 643 AH) Uloom al-Hadith, Dār al-Fikr al-Muāsir, Beīrūt,Lebanon,2004 AH, P.30.
2 Al-Tayyebi, Husain ibn Muhammad(d. 743 AH) Al-Khulasah fi Marifatil Hadith, Al-Maktabh Islamiah, 1430 AH, P 43
3 Ibn e Salah, Usmān bin Abdul Rahmān (d. 643 AH), Uloom al-Hadith, Dār al-Fikr al-Muāsir, Beīrūt,Lebanon,2004 AH, P.43
4 Ibn Hajar, Ahmad ibn Ali (d. 852 AH), Nuzhat al-Nazar Fi Touzee Nukhba til Fikar, Sabah printing press, Damascus, 1421 AH - 2000 AD, P. 148
5 Ibd,P. 62
6 Ibd,P. 55

جس میں ضعف یسیر پایا جائے اور وہ تعدد طرق، شواہد اور متابعات سے دور ہو جائے اسے حسن لغیرہ کہا جاتا ہے۔ یہ ضعف مختلف نوعیت کا ہو سکتا ہے مثلاً سوء حفظ، ارسال، تدلیس یا جہالت۔ محدثین کے ہاں یہ اصطلاح مختلف الفاظ کے ساتھ مستعمل ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اصطلاح متاخرین کے ہاں متداول ہے۔ سب سے پہلے یہ اصطلاح امام ترمذی نے استعمال کی۔ اس بارے میں ابن حجر العسقلانی کہتے ہیں کہ "وہ حدیث جس کا حسن کسی جابر کی وجہ سے ہو اور اس کے متعدد طرق بھی ہوں جیسے حدیث مستور یا ایسی حدیث جو موقوف حدیث میں قبولیت کو ترجیح دے دے تو حدیث حسن لغیرہ ہوگی نہ کہ حسن لذاتہ۔ سخاوی لکھتے ہیں کہ اصل میں حسن لغیرہ حدیث ضعیف ہے لیکن اس کا حسن کسی جابر کے تقویت دینے کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا وہ ضعف جابر کی وجہ سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر جابر نہ ملے تو ضعف بدستور باقی رہتا ہے[7]۔

حسن لغیرہ کے بارے میں کتب محدثین کے ہاں جزوی مباحث ملتی ہیں مثلاً ابن صلاح نے مقدمہ میں، ابن حجر نے تدریب الراوی اور فتح المغیث میں اس بارے میں چند مباحث ذکر کی ہیں۔ البتہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة میں موضوع، ضعیف اور غیر مقبول روایات کو جمع کیا ہے۔ ان کے اس مجموعے میں چند روایات ایسی ہے جن کو تعدد طرق، متابعات اور شواہد کی بناء پر حسن لغیرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

3. حسن لغیرہ کی شرعی حیثیت

حافظ ابن حزم کے علاوہ جمہور محدثین کے ہاں حدیث حسن لغیرہ مقبول اور حجت ہے۔ اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے جبکہ عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ یہ اصطلاح ترمذی نے سب سے پہلے استعمال کی[8]۔ اس کے بعد بیہقی اور ابن صلاح کی کتب میں بکثرت ملتی ہے۔ ابن حجر لکھتے ہیں کہ یہ بات حقیقت ہے کہ روایت کے تعدد طرق کی وجہ سے قبولیت کا درجہ پانے کے باوجود اس کا مرتبہ حسن لذاتہ سے کم ہوتا ہے[9]۔

4. حسن لغیرہ روایات کا جائزہ

ذیل میں سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعہ کی جلد دوم کی ان روایات کا جائزہ لیا جاتا ہے جن کے شواہد و متابعات کتب حدیث میں موجود ہیں۔

حدیث نمبر1:

"من أعان على قتل مؤمن بشطر كلمة-لقي الله عز وجل مكتوب بين عينيه آيس من رحمة الله"(10)

"جس نے آدھے لفظ سے بھی مومن کے قتل کرنے میں مدد کی وہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حالت میں ملے گا جس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا کہ اللہ کی رحمت سے ناامید"۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس روایت پر یزید بن زیاد الشامی کی وجہ سے اس روایت پر منکر کا حکم لگایا ہے۔ سند میں موجود یزید بن زیاد الشامی کو بیہقی اور بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے[11]

---

7 Sakhāvī, Muhammad bin Abdul Rahmān, Fath al-Mughīs Sharh Alfiyya alHadith, Al-Sunah Prnting Press Egypt,1424 AH, P.90.

8 Al-Buqai, Ibarahim ibn Umar, Al-Nukat al-wafiya bima fi sharhi al-alfiay , Makta al-rushd Birut, 1428 AH. P 224.

9 Ibn Hajar, Ahmad ibn Ali (d. 852 AH) Al-Talkhisul Habir, Dār al-Kutob al-Ilmiyyah,Beīrūt, Lebanon,1419 AH, P.9

10 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, **Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah** Darul Marif Al-Riayaz, 1992 AD,Vol 2. P 1, Hadith 503.

11 Al-Bukhari, Muhammad ibn Ismail(d. 256 AH). al-duafa al-Saghir, Maktaba Ibni Abass,1401 AH, P. 141.

تحقیقی جائزہ:

اس حدیث کا ایک شاہد بیہقی نے شعب الایمان میں متن: " مَنْ أَعَانَ عَلَى دَمِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ كُتِبَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ "کے ساتھ منقول ہے جس پر محقق مختار احمد ندوی نے حکم لگایا ہے کہ رجالہ ثقات [12]۔ ضعیف روایت جن کے دوسرے طرق بھی ضعیف ہوں اور ان کا ضعف اس روایت کے ضعف کے برابر ہو یا اس سے قوی ہو تو وہ درجہ حسن لغیرہ تک پہنچ جاتی ہے اور قابل عمل بن جاتی ہے [13]۔

حدیث نمبر2:

"اذکروا اللہ ذکرا یقول المنافقون: إنکم تراءون" [14]

"اللہ کا ذکر ایسا کرو کہ منافقین کہے کہ تم ریا کر رہے ہو"۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی کے ہاں اس روایت کی سند میں سعید بن سفیان سخت ضعیف، اور سعید کا شیخ حسن بن ابی جعفر اس سے بھی ضعف میں زیادہ ہے لہذا ان کے ہاں یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ یہ روایت ابن عباس سے مرفوعا مروی ہے۔ یہ روایت سند سے سعيد بن سفيان الجحدري عن الحسن بن أبي جعفر عن عقبة بن أبي ثبيت الراسبي عن أبي الجوزاء عن ابن عباس سے مروی ہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد ابن مبارک نے زہد [15] میں متن "أكثروا ذكر الله حتى يقول المنافقون: إنكم مراءون نقل کیا ہے لیکن یہ سند سعید بن زید کے ضعف اور ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ایک دوسری روایت مسند احمد میں أكثروا ذكر الله حتى يقولوا: مجنون " کے الفاظ سے منقول ہے جسے حاکم نے صحيح الاسناد کہا ہے۔ سعید بن سفیان کی حدیث کی تحسین امام ترمذی نے کی ہے [16]۔ ابو حاتم نے ان کے بارے محله الصدق کہا ہے۔ سعید بن سفیان کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل میں اختلاف رائے اور حدیث کے بارے میں دیگر شواہد کی بناء پر یہ حدیث ہماری رائے میں حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر3:

لئن أظهرني الله عليهم (يعني كفار قريش الذين قتلوا حمزة) لأمثلن بثلاثين رجلا منهم [17]

"اگر اللہ نے مجھے ان پر غلبہ دیا (یعنی قریش کے کفار جنھوں نے حمزہ کو قتل کیا) تو میں ان میں سے تیس آدمیوں کا مثلہ کروں گا"۔

یہ روایت مرسل ہے اور اس میں ایک مبہم راوی بھی موجود ہے جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ ابن کثیر نے اس روایت پر ارسال اور سند میں مبہم آدمی کا حکم لگایا ہے [18]۔ ابن کثیر نے مکی آیت "وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ

12 Baihaqi, Ahmad ibn Hussain, Shiab Al-Eman Maktaba al-rushd, 2003 AD, Vol 7, P 256.

13-Al-Kafiji, Muhammad ibn Sliman, Al-Mukhtasar Fi Ilm e Athar, Maktaba al-rushd, Riyadh, ,Vol 1. P 118.

14 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah, Darul Marif Riayaz, 1992 AD,Vol 2. P 9, Hadith 515.

15 Abdullah ibn Mubarak, Al-Zuhad wal-Raqyeq libni Mubarak, Vol 1, P 204.

16Zahabi, Muhammad bin Ahmad, Al-Kashif, Darul Qibla Lisaqafah Al-Islamia,1992 AD, Vol 1, P 437.

17 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah ,Vol 2, P 26. Hadith 548.

18Ibni Kathir, Ismail ibn Umar (d. 774 AH) Tafsir ibn Kathir, Vol 4, P 527.

للصابرین" سے استدلال کیاہے کہ حمزہ کی شہادت غزوہ احد میں ہوئی اور آیت مکی ہے تو جو ہجرت کے تین سال بعد واقعہ پیش آیا تو اس سے استدلال صحیح نہیں[19]۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد بزار میں ابوھریرۃ سے متن "أما واللہ علی ذلك لأمثلن بسبعين كمثلتك" کے ساتھ مروی ہے لیکن اس میں تیس کی جگہ ستر آدمیوں کے مثلہ کا ذکر ہے[20]۔ اس کی سند میں موجود صالح بن بشیر المری محدثین کے ہاں ضعیف ہے[21]۔ دوسرا شاہد ابی بن کعب سے مروی ہے لیکن اس میں تعداد کا تذکرہ نہیں[22]۔ اس پر شیخ البانی نے حسن صحیح الاسناد کا حکم لگایاہے۔ تیسرا شاہد طبرانی نے احمد بن ایوب بن راشد کے طریق سے ابن عباس کی مرفوع روایت کو نقل کیا ہے[23]

اس روایت کے تین شواہد موجود ہیں جن میں سے صحت کے حوالے سے طبرانی کی روایت زیادہ مستند ہے حالانکہ اس میں موجود احمد بن ایوب بن راشد کے بارے میں شیخ نے فرمایاہے کہ ان کے بارے نہ کسی نہ تو توثیق کی ہے اور نہ ہی جرح اور ان کو مجھول قرار دیاہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتاہے کہ احمد بن ایوب کو حافظ ابن حجر نے مقبول[24] جبکہ ذھبی نے ثقۃ کہا ہے[25]۔ حدیث کے معنوی اعتبار اور واقعہ کے پیش نظر ہماری رائے میں یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔

حدیث نمبر4:

"لئن ظفرت بقریش لأمثلن بثلاثین رجلا منهم، فأنزل الله عزوجل فی ذلك: (وإن عاقبتهم فعاقبوا) إلی قوله: (يمكرون) "[26]

"اگر اللہ نے مجھے ان پر غلبہ دیا تو ان کے تیس آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل کی (وإن عاقبتهم فعاقبوا) إلى قوله: (يمكرون)"

شیخ البانی کا حکم:

یہ روایت احمد بن ایوب کے طریق سے طبرانی نے نقل کی ہے جس کے بارے میں گزشتہ حدیث میں جرح وتعدیل نقل کی گئی ہے۔

تحقیقی جائزہ:

المحاملی نے عبد العزیز بن عمران کے طریق سے ابن عباس سے مرفوعا ایک متابع ذکر کیاہے[27]۔ عبد العزیز کے بارے میں یحی بن معین سے دو اقوال منقول ہیں۔ وہ صاحب نسب تھے لیکن اصحاب الحدیث میں نہیں تھے۔ دوسرا قول ثقة نہیں ہے جبکہ وہ شعر والے تھے[28]۔ اس روایت کا ایک شاہد بزار میں ابوھریرۃ سے مروی ہے لیکن اس میں تیس کی جگہ ستر آدمی کی مثلہ کا ذکر ہے[29]۔ اس سند میں موجود صالح بن بشیر المری محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ دوسرا شاہد ابی بن کعب سے مروی ہے لیکن اس مین تعداد کا تذکرہ نہیں[30]۔ اس روایت پر شیخ البانی نے

19Ibni Kathir, Ismail ibn Umar (d. 774 AH) Al-Serah al-nabawiah , Darul Marifah, Birut, 1976 AD, Vol 3, P 79.
20Al-Bazarr,Ahmad ibn Umar(d. 292 AH) Musand, Maktabh al-Uloom wal-Hikam, vol 17,P 21.
21Ibni Kathir, Ismail ibn Umar (d. 774 AH) Tafsir ibn Kathir, Vol 4, P 527.
22Tirmazi, Abu Ēsā Muhammad bin Ēsā bin Sorah(d. 279 AH) Al-Sunan Al-Tirmazi, Darul gharbul Islami Birut, 1998 AD, Vol 5, P 299
23Suliman ibn Ahmad(d 360 AH) Al-mujam al-kabir, Maktabh ibn Timiya, Egypt, V 11, P 62.
24 Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali(d. 852 AH) Taqrīb al-TahzībBaitul Afkar al-dwaliah, 2005 AD, P 47
25Zahabi, Muhammad bin Ahmad(d 748 AH), Tarikhul Islam,Darul Gharbil Islami, 2003 AH, Vol 1, P 135
26 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudoo**ah** Hadith 549.
27Al Muhamili,Al-Husain ibn Ismail, al- Muhamili,Dar ibni al-Qayim,1412 AH, P.127
28Yahya ibn Muaeen , Tarikh ibn Muaeen, (Riwayah Usman al-darami) Darul Al-mamoon Liturath, Surya, P 169.
29 al-Bazzār, Abū Bakr Aḥmad b. ʿAmr b. ʿAbd al-Khāliq (d. 292), Musnad al-Bazzar, Vol 17, P 21.
30Tirmazi, Abu Ēsā Muhammad bin Ēsā bin Sorah(d. 279 AH) Al-Sunan Al-Tirmazi,1998 AD, Vol 5, P 299

حسن صحیح الاسناد کا حکم لگایا ہے۔اس روایت کے شواہد اور متابعات موجود ہیں اگرچہ بعض میں تعداد کا ذکر نہیں ہے اور بعض میں زیادہ تعداد بتائی گئی ہے لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت کا اصل ہے اور یہ روایت حسن لغیرہ ہے۔اس روایت کا ایک شاہد بیہقی نے جس سند سے ابن عباس سے نقل کیا ہے اس میں قیس ضعیف ہے[31]۔اس روایت کا ایک شاہد طحاوی نے شرح معانی الآثار میں ذکر کیا ہے[32]۔صالح مری پر کلام ان کے متون اور اسانید پر قلت علم کی وجہ سے کیا گیا ہے فی نفسہ وہ صدوق ہے، جبکہ یحی بن معین نے صالح المری کے بارے میں لیس بہ باس کہا ہے۔واقعہ کے شواہد کی بنیاد پر اس روایت کا درجہ ہماری رائے میں حسن لغیرہ بنتا ہے۔

حدیث نمبر5:

"ما من امرء مسلم يرد عن عرض أخيه إلا كان حقا على الله أن يرد عنه نار جهنم يوم القيامة. ثم تلا هذه الآية: (وكان حقا علينا نصر المؤمنين)".[33]

"جو مسلمان کسی مسلمان بھائی کی آبرو ریزی کا دفعیہ کرے تو اللہ پر اس کا حق ہے کہ وہ قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے یا اس سے دوزخ کی آگ کو دور کردے پھر نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی، آیت (وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ) "

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت کو ابن ابی حاتم نے لیث عن شهر بن حوشب عن أم الدرداء عن أبي الدرداء مرفوعا روایت کیا ہے[34]۔ شیخ کے ہاں یہ روایت ضعیف ہے۔سند کا پہلا راوی لیث ابن ابی سلیم اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے[35]۔ترمذی نے بخاری کے حوالے سے شہر کو "حسن الحديث و قوی امره" کہا ہے[36]۔بزار نے لکھا ہے کہ اہل علم کی ایک جماعت نے اس میں کلام کیا ہے۔لیکن ہمیں ایسا کوئی معلوم نہیں ہے جس نے اس کی حدیث کو چھوڑا ہو[37]۔دار قطنی نے لیس بالقوی کہا ہے۔ام الدرداء صحابیہ ہے اور آپ ابو درداء کی بیوی ہیں۔ان کا نام خیرۃ بنت ابی حدرد الاسلمی ہے۔

تحقیقی جائزہ:

ترمذی نے اس روایت کا ایک متابع متن "من رد عن عرض أخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة" ذکر کرکے اس پر حدیث حسن صحیح کا حکم لگایا[38]۔سخاوی نے الاجوبۃ العلیہ میں انس بن مالک سے ایک شاہد روایت کی ہے لیکن اس کی سند پر ضعیف کا حکم لگایا ہے[39]۔ ماوردی نے اس روایت کو ابو درداء کی بجائے ام درداء نے عن رسول اللہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے[40]۔ اس روایت کا ایک شاہد ترمذی کے ہاں صحیح حسن ہے جس وجہ سے یہ روایت ہماری رائے میں حسن لغیرہ بنتی ہے۔

31Zahabi, Muhammad bin Ahmad, Tarikhul Islam,Darul Gharbil Islami, Birut, 1424 AH, Vol 1, P 135
32 Tahawi's,Ahmad ibn Muhammad (d. 321 AH) Sharh Ma'ani al-Athar , Alamul Kutub, 1994 AD, Vol 1, P 502.
33 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 580.
34Ibn e Abī Hātim, Abu Muhammad Abdul Rahmān bin Muhammad bin Idrīs (d 327 AH) Tafsirul Quran , Maktaba Nizarul Baz, 1419 AH, Vol 9, P 3093.
35 Muḥammad ibn Hibbān al-Bustī (d. 354 AH) Al-majroheen , Dar al-Samiai Linashar wa-altawzeeh, 1420 AH. Vol 1, P 57.
36 Tirmazi, Abu Ēsā Muhammad bin Ēsā bin Sorah(d. 279 AH) Al-Jami Al-Kabir, Hadith 2697
37Hātimi, Nooruddin Ali B. Abi Bakar, (d. 807 AH) Kashful Astar, Muassah al-Risalah, Birut, 1979 AD, P 490.
38Tirmazi, Abu Ēsā Muhammad bin Ēsā bin Sorah(d. 279 AH) Al-Jami Al-Kabir, Vol 3,P 391
39Muhammad ibn Abdur Rehman Al-Sakhavi, al-ajwibah al-aliyah fi al-asila al-demyatiyah, Dar Ibn Hazam , 1420 AH, P 113.
40Mawardi, Ali ibn Muhammad (d. 450 AH) Tafsirul Mawardi

حدیث نمبر6:

"لا يحل لثلاثة نفر يكونون بأرض فلاة إلا أمروا عليهم أحدهم ".[41]

"تین آدمیوں کے لیے ویران زمین میں رہنا جائز نہیں جب تک کہ وہ ان میں سے کسی کو اپنے امیر نہ بنادیں"۔

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت کو احمد نے ابن لھیعہ کے طریق سے عبد اللہ بن عمرو سے مرفوعا روایت کیا ہے اور ابن لھیعۃ کے سوء حفظ کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ راوی عبد اللہ بن لھیعۃ جن کا حافظہ مختلط ہوا تھا۔ اور ان کی کتب جل گئی تھیں۔ قبل از اختلاط اور کتب کے جلنے کے اس سے روایت کرنا درست ہے جبکہ بعد میں محل نظر ہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد ابو داود نے سند" حدثنا علي بن بحر، حدثنا حاتم بن إسماعيل، حدثنا محمد بن عجلان، عن نافع، عن أبي سلمة، عن أبي هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم»[42] ذکر کیا ہے۔ اس روایت پر شیخ البانی نے حسن صحیح کا حکم لگایا ہے۔ ابو داود نے اس روایت کو من غیر لفظہ نقل کی ہے جس کی سند صحیح ہے۔ اس روایت سے البانی نے سلسلہ احادیث الصحیحہ میں استدلال کیا ہے اور لکھا کہ اس روایت کے رجال ابن لھیعہ کے علاوہ ثقۃ ہیں۔ صحابہ اور تابعین کے ہاں یہ روایت معمول بہا ہے کیونکہ نافع نے ابو سلمۃ سے عرض کیا جب انھوں نے اس روایت کو ذکر کیا کہ آپ ہمارے سفر کے امیر ہوئے[43]۔ شواہد کی وجہ سے ہماری رائے میں یہ روایت حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر7:

"إنكم لا تسعون الناس بأموالكم، فليسعهم منكم بسط الوجه، وحسن الخلق ".[44]

"اگر تم لوگوں کی مدد دولت سے نہیں کرسکتے تو کم از کم خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق سے ان کی مدد کرو"۔

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت کو ابو نعیم نے عبد الله بن سعيد المقبري عن جده عن أبي هريرة سے نقل کیا ہے۔ شیخ البانی کے ہاں یہ روایت ضعیف ہے۔ اس روایت کی سند "عبد الله بن سعيد المقبري عن جده عن أبي هريرة" سند میں راوی عبد اللہ، حافظ ابن حجر کے ہاں متروک ہے[45]۔

تحقیقی جائزہ:

اس حدیث کو المحاملی نے سند" الأسود بن سالم قال: حدثنا ابن إدريس عن أبيه عن جده عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ" سے روایت کیا ہے[46]۔ ابن ادریس ثقة اور بغدادی تھے[47]۔ دوسرا متابع طلحة عن عطاء عن أبي هريرة سے مرفوعا منقول ہے۔ جبکہ طلحہ لين الحديث

---

41 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 589.

42Abu Dawud, Sulaiman b. Ash'ath al-Sujastanī (d. 275 AH) al-Sunan, Damascus: Dar al-Rasalah. 1430 AH, Vol 3, P 36.

43Abu Dawud, Sulaiman b. Ash'ath al-Sujastanī (d. 275 AH) *al-Sunan*,Vol 3, P 36.

44 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 634.

45Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad (d. 852 AH), Taqrīb al-Tahzīb, Dār al-Rashīd Aleppo,Syria,1986 AD, P.511

46Al Muhamili,Al-Husain ibn Ismail(d. 330 AH) al- Muhamili,Dar , P.94

47Bazzar, Ahmad ibn Umar (d. 292 AH) Masnadul Bazzar, Vol 17, P 94.

ہے [48]۔ اس روایت سے قسطلانی نے استدلال کیا ہے اور اس پر حسن کا حکم لگایا [49]۔ ابن باز نے اس سے بطور حدیث استدلال کر کے حاکم کے حوالے سے اس کی تصحیح کی ہے [50]۔ اس روایت میں ہے کہ تم لوگوں کی مدد دولت سے نہیں کر سکتے تو کم از کم خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق سے ان کی مدد کرو۔ روایت کے دو متابعات موجود ہیں جن میں ایک صحیح جبکہ دوسرا طریق ضعیف ہے جس سے اس کا ضعف کم ہوتا ہے لہذا یہ رویت ہماری رائے میں حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر 8:

"الصدقة تمنع ميتة السوء". [51]

"صدقہ بری موت سے بچاتا ہے"۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی رحمہ اللہ نے قاسم بن احمد الملطی کی وجہ سے اس روایت پر موضوع کا حکم لگایا ہے۔ الفلاکی نے فوائد میں سند "أخبرنا القاسم بن أحمد الملطي: حدثنا لوين: حدثنا جرير عن سهيل بن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة سے مرفوعا اس حدیث کو روایت کیا۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک متابع سند" يعلى بن عبيد، أنا يحيى بن عبيد الله التيمي، عن أبيه، عن أبي هريرة" سے مروی ہے [52]۔ قضاعی نے اس روایت کا ایک ایک شاہد اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے "عبد الرزاق، أبنا معمر، عن الزهري، عن عثمان بن زفر، عن بعض بني رافع بن مكيث، عن رافع وكان، ممن شهد الحديبية قال [53]۔ ترمذی نے اس روایت کا ایک شاہد متن " إن الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء: کے ساتھ نقل کرنے کے بعد اس پر حدیث حسن غریب کا حکم لگایا ہے [54]۔ رافع بن مکیث کی روایت ابو ھریرۃ کی روایت سے بہتر بلکہ حسن ہے [55] جس سے اس روایت کو تقویت ملتی ہے اور اس بناء پر یہ ضعیف کے درجہ سے نکل درجہ حسن لغیرہ میں شمار ہوتی ہے لہذا شواہد اور متابعات کی بناء پر ہماری رائے میں یہ حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر 9:

من خرج حاجا فمات كتب له أجر الحاج إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمرا فمات كتب له أجر المعتمر إلى يوم القيامة". [56]

جو شخص حج کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا، اس کے لیے قیامت تک حاجی کا ثواب لکھا جائے گا، اور جو شخص عمرہ کے لیے نکلے اور فوت ہو جائے، اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا"۔

48Abu Huzaifa, Nabell ibn Mansoor, Anees al-sari, Vol 3,P 1985

49Qastalni, Ahmad ibn Muhammad(d. 923 AH) Al-Mawahibul al-duni,Al-Maktah al-tawfiqiyya, Egypt, Vol 2, P 38

50Ibni Baz Abdul Aziz ibn Abdullah (d 1420 AH) Majmooa Fatrawa, vol 9 , P 356

51 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah, Hadith 665.

52Ibn Zanjawaih, Hameed ibn Mukhallad (d. 251 AH) Amwal, Markazul Faisal, 1986 AD, vol 2, P 760.

53Al-Qadi Muhammad ben Salamah(d. 454 AH) Musnad al-shihab, Vol 1, P 91

54Tirmazi, Abu Ēsā Muhammad bin Ēsā bin Sorah, Al-Sunan,Al-Tirmazi,Vol 3, P 43.

55 al-Ghumari,Ahmad ibn Muhammad(d. 1380 AH) al-madawi, vol 4, P 385

56 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 745.

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت پر شیخ البانی نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔اسے طبرانی نے معجم الاوسط میں سند أبي معاوية: حدثنا محمد بن إسحاق عن جميل بن أبي ميمونة عن عطاء بن يزيد الليثي عن أبي هريرة سے مرفوعا روایت کیا ہے۔دارقطنی نے کہا ہے کہ اس سند میں الضریر خطا کرتے ہیں۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک متابع " عمرو بن علي، عن أبي معاوية الضرير، عن هلال بن ميمون الفلسطيني، عن عطاء بن يزيد الليثي، عن أبي هريرة، ووهم فيه على أبي معاوية" کی سند سے مروی ہے۔دارقطنی نے ایک دوسری سند" عن أبي معاوية، عن محمد بن إسحاق، عن جميل بن أبي ميمونة، عن عطاء بن يزيد، عن أبي هريرة، وهو الصواب[57] سے ذکر کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔محمد بن اسحاق کے بارے میں عجلی نے ثقة کہا ہے[58]۔ شیخ البانی نے اس روایت پر صحیح لغیرہ کا حکم لگایا ہے۔اس روایت کی سند میں محمد بن اسحاق ہے جس پر مدلس،ضعیف،ثقۃ وغیرہ کا حکم لگایا گیا ہے جہاں تک ان کے واقعات سیرت ہیں تو اس میں انھوں نے غلو سے کام لیا ہے۔البتہ حدیث کے معاملے میں محدثین نے ان پر اعتماد بھی کیا ہے اور اس کی حدیث کو تسلیم کیا ہے۔جہاں تک اس روایت کا تعلق ہے حج اور عمرہ کرنا ایک مالی اور بدنی عبادت ہے اور اس روایت پر شیخ البانی نے صحیح لغیرہ کا حکم بھی دوسری کتاب میں لگایا ہے تو یہ حدیث شواہد ومتابعات کی بناء پر ہماری رائے کے مطابق حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر10:

"إن أعمالكم تعرض على أقاربكم وعشائركم من الأموات،فإن كان خيرا استبشروا به،وإن كان غير ذلك قالوا: اللهم لا تمتهم حتى تهديهم كما هديتنا "[59]

"تمہارے اعمال تمہارے قریبی فوت شدہ رشتہ داروں اور عزیزوں کے سامنے لائے جاتے ہیں اگر کوئی نیکی ہو تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہو تو وہ کہتے ہیں: اے اللہ انھیں موت نہ دینا یہاں تک کہ انھیں ایسے ہی ہدایت دے دے جیسے ہمیں ہدایت دی"۔

شیخ البانی کا حکم:

اس رایت پر شیخ البانی نے ضعیف کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے کہ اسے احمد نے **سفيان عمن سمع أنس بن مالك** کی سند سے روایت کیا ہے۔سند میں سفیان اور انس کے درمیان واسطے کی جہالت کی وجہ سے شیخ البانی نے اس پر ضعیف کا حکم لگایا ہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد سند" أخبرنا ثور بن يزيد، عن أبي رهم السماعي، عن أبي أيوب الأنصاري قال"سے موقوفا مروی ہے[60]"جبکہ یہی روایت ابن صاعد نے سلام الطویل عن ثور بن یزید سے مرفوعا نقل کی ہے۔احزاب بن اسيد أبي رهم السماعي مختلف في صحبته والصحيح أنه مخضرم ثقة[61]، ثور بن یزید ثقة ثبت ہے جو کہ بخاری کے رجال میں سے ہے اور اس روایت کا موقوف ہونا عیب نہیں ہے

57Dari Qutni, Ali ibn Umar (d 385 AH) al-Elal, Dari Tayyeba, 1405 AH , Vol 11, P 110.
58Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad (d. 852 AH), Taqrīb al-Tahzīb, Dār al-Rashīd,Syria,1986 AD, P.511
59 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 863.
60 Abdullah ibn Mubarak al-marozi (d. 181 AH) al-zuhad , P 149
61 Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad (d. 852 AH), Taqrīb al-Tahzīb, Dār al-Rashīd,Syria,, P.96

کیونکہ وہ امور غیبیہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں تو یہ ناممکن ہے کہ رائے سے کہا جائے تو یہ یقینی طور پر مرفوع کے حکم میں ہوئی۔ اور یہ مرفوعا بھی سند" زيد بن واقد، عن مكحول، عن عبد الرحمن بن سلامة، عن أبي رهم السماعي، عن أبي أيوب الأنصاري، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال[62]" کے ساتھ مروی ہے۔ اس کی متابعت ھشام بن الغاز عن مکحول نے کی ہے۔ موقوف شاہد کی سند صحیح ہے۔ جبکہ مرفوع شاہد بھی موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت حسن لغیرہ ہے کیونکہ امور غیبیہ میں موقوف مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔

حدیث نمبر 11:

"جددوا إيمانكم، قيل: يارسول الله وكيف نجدد إيماننا؟ قال: أكثروا من قول: لا إله إلا الله".[63]

"اپنے ایمان کی تجدید کیجیے۔ پوچھا گیا ہم کیسے اپنے ایمان کی تجدید کر سکتے ہیں؟ فرمایا کثرت سے لا الہ الا اللہ کو پڑھو"۔

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت پر شیخ البانی نے ضعیف کا حکم لگایا ہے اور کہا کہ اسے حاکم نے جس سند سے نقل کیا ہے اس میں راوی صدقہ کی تضعیف کی گئی ہے۔ اس راوی کی وجہ سے حدیث ضعیف ہے۔ اس روایت کو حاکم نے مستدرک اور احمد نے مسند میں سند" صدقة بن موسى السلمي الدقيقي: حدثنا محمد بن واسع عن شتير بن نهار عن أبي هريرة" سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ ابن حانی نے صدقہ کے بارے میں "لا اعرفہ، بخاری نے ترجمہ کرکے جرح و تعدیل نہیں کی[64]۔ اس روایت پر حاکم نے "صحیح الاسناد[65]"، ھیثمی نے" رواه أحمد، وإسناده جيد، وفيه سمير بن نهار وثقه ابن حبان[66]" کہا ہے۔

تحقیقی جائزہ:

ابو نعیم نے تاریخ اصبہان میں سند " الحسين بن عبد الله بن حمران الرقي، ثنا القاسم بن بهرام، ثنا عمرو بن دينار، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم سے مرفوعا متن" جددوا إيمانكم بقول: لا إله إلا الله؛ فإنها تطفئ غضب الرب "سے ایک شاہد کو روایت کیا ہے۔ جس میں عمرو بن دینار ذھبی کے ہاں "امام" اور ابن حجر نے ثقة ثبت کہا ہے۔ القاسم کے بارے میں ذھبی نے وثق کا حکم لگایا ہے۔ اس شاہد سے روایت متن کو تقویت مل سکتی ہے کیونکہ اس کے رواۃ ثقہ ہیں۔ سید سابق نے فقہ السنۃ میں اس روایت سے استدلال کرکے اس کی سند کو" حسن" قرار دیا ہے[67]۔ اس روایت کی سند میں صدقہ بن موسی کے بارے میں ضعف کے اقوال ملتے ہیں لیکن اس کا ایک شاہد جو ابن عباس سے مروی ہے اور اس کے رواۃ ثقہ اور ثبت ہیں جن سے روایت کو تقویت ملتی ہے اور یہ روایت ہماری رائے میں حسن لغیرہ بنتی ہے۔

62Tabrani, Sulaiman ibn Ahmad (d. 360 AH) al-mujamul Kabir, vol 4, p 129
63 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 896.
64 Bukhari, Muhammad ibn Isma'il (d. 256 AH), Al-Jami 'al-kabir, vol 5, p 510
65 al Hakim Muhammad ibn 'Abdullah (d. 405 AH) al-mustadrak, vol 4, p 285.
66 Ali ibn Abu Bakr al-Haythami (d. 807 AH) Majmu' al-Zawa'id wa Manba' al-Fawa'id.vol 1, p 52
67 Sayyid Sabiq (d. 1420 AH) Fiqh As-Sunnah, Darul Kutub al-arbiah, Birut, 1977 AD, vol 1, p 583

حدیث نمبر12:

"یا عم! واللہ لو وضعوا الشمس فی یمینی، والقمر فی یساری، علی أن أترك هذا الأمر حتی یظهره الله أو أهلك فیه ما تر كته ".[68]

"چچا! میں خدا کی قسم کھاتا ہوں اگر وہ سورج کو میرے دائیں طرف رکھیں اور چاند میرے بائیں طرف رکھیں تو بھی میں اس کو ترک نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے غالب کر دے یا میں اس دنیا میں نہ رہوں۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور کہا کہ اسے ابن اسحاق نے المغازی میں جس سند سے ذکر کیا ہے اس میں اعضال ہے جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ابن اسحاق نے المغازی میں اس روایت کو سند" أحمد نا یونس عن ابن إسحق قال: حدثني یعقوب بن عتبة بن المغیرة بن الأخنس أنه حدث أن قریشا حین قالت لأبي طالب هذه المقالةبعث إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له: یا ابن أخي "سے ذکر کیا ہے[69]۔یعقوب بن عتبہ ثقات تبع تابعین میں سے ہیں۔راوی یونس بن بکیر عبید بن یعیش کے ہاں ثقہ ہے محمد بن اسحاق بن یسار کو عجلی نے ثقات میں نقل کرکے ثقہ کہا حکم لگایا ہے۔۔ابن عدی الجرجانی نے یونس بن بکیر کو ثقة قرار دیا ہے[70]۔احمد اگر احمد بن الازھر ہو یا احمد بن محمد بن یحیٰ دونوں یونس کے شاگرد ہیں اور صدوق ہیں۔یہاں سند میں اعضال کا حکم شیخ البانی نے لگایا ہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک متابع سند " یونس بن بکیر نا طلحة بن یحیی عن موسی بن طلحة حدثنا وقال ابن المقرئ حدثني عقیل بن أبي طالب قال جاءت قریش إلی أبي طالب فقالوا"کے ساتھ متن"فحلق رسول الله (صلی الله علیه وسلم) بصره إلی السماء فقال أترون هذه الشمس؟ قالوا نعم قال ما أنا بأقدر علی أن أدع لکم ذلك علی أن تستشعلوا لي منها شعلة[71]" سے منقول ہے اس روایت پر شیخ البانی کا حکم ہے" وهذا إسناد حسن رجاله کلهم رجال مسلم وفي یونس به بکیر وطلحة ابن یحیی کلام لا یضر[72]"۔مفسرین،فقہاء اور ابن اسحاق کے علاوہ کسی نے اس روایت سے بطور حدیث استدلال نہیں کیا جبکہ ابن اسحاق نے اسے بطور حدیث روایت کیا ہے اس روایت کا اسی مفہوم میں ایک صحیح شاہد موجود ہے جسے البانی نے بھی صحیح الاسناد قرار دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت کا اصل ہے اور یہ بطور حدیث ہماری رائے میں حسن لغیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

حدیث نمبر13:

حیاتی خیر لکم، تحدثون ویحدث لکم، ووفاتی خیر لکم، تعرض علی أعمالکم، فما رأیت من خیر حمدت الله علیه، وما رأیت من شر استغفرت الله لکم[73]

"میری زندگی تمہارے حق میں بہتر ہے تمہیں نئے مسائل پیش آتے ہیں اور تمہیں نئے احکام بتائے جاتے ہیں اور میرا اس دنیا سے پردہ فرمانا تمہارے حق میں بہتر ہوگی تمہارے اعمال میرے اوپر پیش ہوں گے اور اگر اچھے ہوں تو اللہ کا شکریہ ادا کروں گا اور اگر کوئی برے اعمال دیکھوں گا تو تمہارے لیے استغفار کروں گا"۔

---

68 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 909.
69Muhammad ibn Ishaq(d. 151 AH) Seerah ibn Ishaq, Darul Fikar, Birut,1978 AD,P 154.
70 Ibi Adi, Abu Ahmad ibn Adi (d. 365 AH) Al-Kaamil fi Dhu'afaa al-Rijaal, Darul Kutub Al- Ilmiyah ,Birut, 1418 AH, vol 8, p 522.
71 Ibni Asakir, Ali ibn Hasan (d. 571 AD) Tarikh E Damishq, vol 5, p 91.
72 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah ,vol 1,P 195
73 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 975.

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی نے اس روایت پر ضعیف کا حکم لگایا ہے اور وجہ ضعف عبد المجید بن عبد العزیز کا تفرد قرار دیا ہے۔ اس روایت کو ابو بکر البزار نے سند " عبد المجيد بن عبد العزيز بن أبي رواد عن سفيان عن عبد الله بن السائب عن زاذان عن عبد الله هو ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم قال" سے ذکر کیا ہے۔ ھیثمی نے مجمع الزوائد میں اس روایت پر رجاله رجال الصحيح[74] اور ابن العراقی نے طرح التثریب میں اسناده جيد کا حکم لگایا ہے[75]۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد عبد اللہ بن بکر المزنی نے سند " أخبرنا يونس بن محمّد المؤدّب، أخبرنا حمّاد بن زيد عن غالب عن بكر بن عبد الله" سے متن" حياتي خيرٌ لكم، تحدثون ويحدث لكم، فإذا أنا متّ كانت وفاتي خيرًا لكم، تُعرض عليّ أعمالكم، فإذا رأيت خيرًا حمدتُ الله وإن رأيت شرًّا استغفرت الله لكم" ذکر کیا ہے[76]۔ لیکن یہ روایت مرسل اور ضعیف ہے[77]۔ ایک دوسرا شاہد سند" حدثنا الحسن بن قتيبة ، ثنا جسر بن فرقد ، عن بكر بن عبد الله المزني سے متن"" «حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُونَ وَيُحَدَّثُ لَكُمْ ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ ، فَمَا كَانَ مِنْ حَسَنٍ حَمِدْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ ، وَمَا كَانَ مِنْ سَيِّئٍ اسْتَغْفَرْتُ اللَّهَ لَكُمْ» "[78] سے مروی ہے۔ اس سند میں جسر نسائی کے ہاں ضعیف ہے[79]۔ مفسرین، فقہاء اور سیرت نگاروں کے ہاں اس روایت سے استدلال نہیں ملا اور نہ ہی شیخ کی دوسری کتب اور معروف کتب موضوعات میں اس کا حکم ہے۔ اس روایت کے دو اسانید سے شواہد موجود ہیں جبکہ نفس حدیث کی سند جید ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت حسن لغیر بنتی ہے۔

حدیث نمبر 14:

" ألزم نعليك قدميك، فإن خلعتهما فاجعلهما بين رجليك، ولا تجعلهما عن يمينك، ولا عن يمين صاحبك، ولا وراءك فتؤذي من خلفك".[80]

"اپنے جوتے اپنے پاؤں میں پہنے رکھو اور جب اتارو تو انھیں اپنے پاؤں کے درمیان رکھو اپنے دائیں طرف یا اپنے ساتھ والے شخص کے دائیں طرف نہ رکھو اور نہ اپنے پیچھے رکھو ورنہ اپنے سے پیچھے والے شخص کو تکلیف پہنچاؤ گے"۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی نے اس روایت پر سخت ضعیف کا حکم لگایا ہے اور کہا ہے ابن ماجہ نے اسے جس سند سے نقل کیا ہے اس میں عبد اللہ بن سعید متروک ہے۔ اس روایت کو ابن ماجہ نے سند" حدثنا عبد الرحمن المحاربي، عن عبد الله بن سعيد بن أبي سعيد، عن أبيه عن أبي هريرة" سے مرفوعا ذکر کیا ہے۔ شعیب الارنووط نے حدیث کو صحیح اور سند کو سخت ضعیف قرار دیا ہے۔ عبد اللہ بن سعید ابن حجر کے ہاں متروک[81] ہے۔

---

74 Ali ibn Abu Bakr al-Haythami (d. 807 AH) Majmu' al-Zawa'id wa Manba' al-Fawa'id.vol 9, p 27
75 Abd al-Rahim ibn al-Husain al-'Iraqi (d. 806 AH) Tarhual Tasrib fi Sharha al-taqreeb, vol 3, p 297
76 Ibn Sa'd , Muhammad ibn Sa'd (d. 230 AH) abaqat Al-Kabir, vol 2, p 174.
77Buwaisiri, Ahmad b. Abi Bakar b. Ismail (d. 840 AH) Ittihaful Khairah , Vol 7, P 74.
78 Ibni Abi Osama (d. 282 AH) Bughyatul Haris An Zawaidul Musnad al-haris, vol 2, p 884.
79 Ibi Adi, Abu Ahmad ibn Adi (d. 365 AH) Al-Kaamil fi Dhu'afaa al-Rijaal, vol 2, p 421.
80 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 988.
81Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad (d. 852 AH), Taqrīb al-Tahzīb, Dār al-Rashīd Aleppo,Syria, P.511

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد خطیب نے تاریخ میں متن" إذا صليت فصل في نعليك، فإن لم تفعل فضعهما تحت قدميك، ولا تضعهما عن يمينك، ولا عن يسارك فتؤذي الملائكة والناس، وإذا وضعتهما بين يديك كأنما بين يديك قبلة[82]"کے ساتھ ذکر کیاہے۔ لیکن اس کی سند میں ابراہیم بن سالم نے کے بارے میں ابن عدی نے کہا"له مناكير[83]"، جبکہ متابع کا متن" ألزم نعليك قدميك، فإن خلعتهما فاجعلهما بين رجليك، ولا تجعلهما عن يمينك، ولا عن يمين صاحبك، ولا وراءك فتؤذي من خلفك[84] "ہے جس کی سند میں عبداللہ بن سعید متروک ہے۔ شعیب الارنووط نے حدیث کو صحیح اور سند کو سخت ضعیف قرار دیاہے۔ ابوداود نے ایک شاہد سند اور متن "شعيب بن إسحاق، عن الأوزاعي، حدثني محمد بن الوليد، عن سعيد بن أبي سعيد، عن أبيه، عن أبي هريرة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «إذا صلى أحدكم فخلع نعليه فلا يؤذ بهما أحدا، ليجعلهما بين رجليه أو ليصل فيهما» جس کی سند صحیح ہے[85]۔ اگر نماز پڑھتے وقت جوتے نکالے جائیں تو ان کو کہاں رکھا جائے اس روایت میں اس بات کی وضاحت ہے۔ آگے پیچھے یا دائیں بائیں رکھنے کی بجائے اسے پاوں کے درمیان ہی رکھنا چاہیے۔ اس روایت کے مختلف طرق سے شواہد پیش کئے گئے جس کی وجہ سے ہماری رائے میں یہ روایت حسن لغیرہ بنتی ہے۔

حدیث نمبر15:

"من صلى صلاة مكتوبة مع الإمام فليقرأ بفاتحة الكتاب في سكتاته، ومن انتهى إلى أم القرآن فقد أجزأه"[86].

"جو آدمی امام کے ساتھ فرض نماز پڑھ رہا ہو وہ امام کی قراءت کے درمیان وقفوں میں سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے اور جس نے سورۃ فاتحہ پوری پڑھ لی تو وہ اسے کافی ہے"

شیخ البانی کا حکم:

اس روایت پر شیخ البانی سخت ضعیف کا حکم لگایاہے۔ اس روایت کو دار قطنی نے سند" فيض بن إسحاق الرقي: أخبرنا محمد بن عبد الله بن عبيد بن عمير الليثي عن عطاء عن أبي هريرة"سے مرفوعا روایت کیاہے۔ محمد بن عبداللہ کو بخاری نے منكرالحديث[87] کہاہے۔ علاء الدین مغلطاي(ت760)، شرح ابن ماجہ میں اس روایت پر سنده مستقيم[88] کا حکم لگایاہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد عمرو بن شعیب سے متن" من صلّى صلاةً مكتوبةً أو تطوعًا فليقرأ فيها بأمّ الكتابِ وسورةٍ معها فإن انتهى إلى أمّ الكتابِ فقد أجزى ومن صلّى صلاةً مع إمامٍ يجهرُ فليقرأ بفاتحةِ الكتابِ في بعضِ سكتاتِهِ فإن لم يفعل فصلاتُهُ خِداجٌ غيرُ تمامٍ"دار قطنی نے ذکر کرکے کہا کہ اس کی سند میں محمد بن عبداللہ بن عبید ضعیف ہے[89]۔ ایک دوسرا شاہد بیہقی نے جزء

82Abū Bakr Aḥmad ibn ʻAlī Khaṭīb al-Baghdādī (d. 463 AH) areekh Baghdad, darul gharbi Islami , Birut, 1422 AH) vol 11, P 114

83Zahabi, Muhammad bin Ahmad bin Usmān(d. 748 AH) Mizan al-I'tidal fi Naqd ar-Rijal, vol 1, P 33.

84 Ibn e Mājah, Muhammad Bin Yazīd Qazwīnī,(d. 273 AH) Al-Sunan , vol 2, P 429.

85Abū Dāwūd Sulaymān ibn al-Ash'ath (d.275 A\h) Sunan Abū Dāwūd , Vol 1, P 487

86 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 991.

87Ibn e Hajar Asqlānī, Ahmad bin Ali bin Muhammad (d. 852 AH),Lisanul Meezan, P 227, VoL 7.

88 Maghultay ibn Qalij (d 762 AH) Sharha Sunan ibn Majah,P 1433.

89Dari Qutni, Ali ibn Umar (d 385 AH) Sunan , Vol 1, P 664.

القراءۃ میں سند " المثنى بن الصباح عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن عبد الله بن عمرو" **سے ذکر کیا ہے جس کا متن**" إذا كنت مع الإمام فاقرأ بأم القرآن قبله إذا سكت"[90] **ہے۔ یہ روایت** ابن لهيعة أخبرنا عمرو بن شعيب **کے طریق سے بھی مروی ہے۔ اس روایت کے دو شواہد ہیں جن سے اس روایت کو تقویت مل جاتی ہے اور یہ روایت ہماری رائے میں** حسن لغيره **کے درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔**

حدیث نمبر16:

"خذوا للرأس ماء جديدا "[91]

"سر کے (مسح کے) لیے نیا پانی لو"۔

شیخ البانی کا حکم:

شیخ البانی کے ہاں یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ طبرانی نے اسے مرفوعا روایت کی ہے۔ روایت کی سند میں راوی دھشم بن قران متروک ہے۔ طبرانی نے کہا کہ اس کی ایک جماعت نے تضعیف کی ہے جبکہ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

تحقیقی جائزہ:

اس روایت کا ایک شاہد سند" الهيثم بن خارجة: حدثنا عبد الله بن وهب قال: أخبرني عمرو بن الحارث عن حبان بن واسع الأنصاري أن أباه حدثه أنه سمع عبد الله بن زيد أنه رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ، فأخذ لأذنيه ماء خلاف الماء الذي أخذ لرأسه" **سے مذکور ہے جس کی سند صحیح ہے**[92]**۔ اسی طرح ابن عبد البر نے**" هارون بن معروف وهارون بن سعيد الأيلي وأبي الطاهر عن ابن وهب" **کی صحیح سند سے روایت کیا ہے جس کا متن ہے**" ويده اليمنى ثلاثا، والأخرى ثلاثا، ومسح برأسه بماء غير فضل يديه، وغسل رجليه حتى أنقاهما"[93]**۔ روایت کو شواہد کی وجہ سے تقویت ملتی ہے اس لیے ہماری رائے کے مطابق یہ رایت** حسن لغيره **بنتی ہے۔**

5. نتائج تحقیق

- شیخ البانی نے حدیث کی صحت وضعف سے متعلق وقیع تحقیقات کی ہیں۔
- سلسلہ الضعیفہ والموضوعہ ایک اہم کتاب ہے جس میں ضعیف اور موضوع روایات پر تحقیق کی گئی ہے۔
- الضعیفہ والموضوعہ چونکہ ایک مجموعہ میں ہے اور اس میں کل 7162 روایات موجود ہیں جن میں کچھ روایات کے متابعات وشواہد موجود ہیں
- سلسلہ الضعیفہ والموضوعہ جلد دوم میں 16 روایات ایسی ہیں جو تعدد طرق، متابعات اور شواہد کی بناء پر ہماری رائے میں حسن لغیرہ قرار دی گئی ہیں۔
- شیخ البانی نے عام طور پر متقدمین محدثین کے اصول حدیث کو اپنی تحقیق کی بنیاد بنایا ہے۔
- سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں موجود تمام روایات ناقابل اعتبار نہیں ہیں۔
- اس کتاب میں بعض روایات کے صحیح اسناد سے متابعات موجود ہیں۔

---

90 Baihaqi, Ahmad ibn Husain (d . 458 AH) Kitabul Qirah Khalfal Emam, Darul Kutub Ilmiayh, Birut, 1405 AH, P 79.

91 Al-lbani,Muhammad Nasiruddin, Silsilah al-Ahadith al-Daifah wal Maudooah Hadith 995.

92 Baihaqi, Ahmad ibn Husain (d . 458 AH) Al-Sunan al-Kubra, Darul Kutub Ilmiayh, Birut, 1424 AH, Vol 1 , P 107.

93 Ibn Abd al-Barr, Yusuf ibn Abdullah,(d 463 AH) Al-Tamheed, Vol 12, P 473.

- اس کتاب میں بعض روایت کے شواہد صحیح اسانید سے موجود ہیں۔
- سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں بعض روایات پر تعامل صحابہ ملتا ہے۔
- اس کتاب کی بعض روایات سے فقہاء نے استدلال بھی کیا ہے۔
- اس کتاب کی بعض روایات سے سیرت نگاروں کے ہاں استدلال ملتا ہے۔
- سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ کی بعض روایات سند اور راویوں کے اعتبار سے توضعیف ہیں لیکن متن اور معنی کے لحاظ سے درست اور صحیح ہیں۔

This work is licensed under an Attribution-ShareAlike 4.0 International (CC BY-SA 4.0)